بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مِنْہُ الْھِدَایَۃُ وَاِلَیْہِ الْاِرْشَادُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ
مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْعِبَادِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْھَادِیْنَ اِلٰی سُبُلِ الرَّشَادِ

امابعد بندۂ احقر ابو الغنا محمد عبد المجید عفی عنہ اللہ الرشید ابن زبدۃ العارفین عمدۃ الواقفین حافظ کلام اللہ القدیم مولانا ابو الحیا محمد عبد الحلیم دام ظلہ وفیضہ العمیم ابن اُسوۃ الکاملین قدوۃ الواصلین وارث الانبیاء والمرسلین مرشدنا ومرشد المسلمین المشتہر بین المشارق والمغارب صاحب المفاخر والمناقب المقبول بحضرۃ اللہ الکریم تاج الاتقیا سراج الاصفیا ہمام الفقہا مقدام العرفا امام العلماء مولانا ابو البقا محمد عبد الحکیم قدس اللہ سرہ ونور مرقدہ وعطر روحہ لکھنوی فرنگی محلی موطناً انصاری ایوبی قطبی نسباً حنفی مذہباً قادری رزاقی نظامی مشرباً بخدمت مین اخوان باصفا واعیان باوفا طالبان راہ خدا پیروان طریقۂ رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ومریدان ومسترشدان سلسلہ عالیہ قادریہ رزاقیہ نظامیہ شاکریہ نجاتیہ حکیمیہ کے بخیرخواہانہ نصیحت رسا ہے کہ یہ رسالۂ مختصر مسمے بنصیحۃ المریدین فی آداب المرشدین مخصوص واسطے ہدایت خواص وعوام مسترشدان سلسلۂ عالیہ موصوفہ کے پیرایۂ تحریر وحسن ایۂ تقریر مین آراستہ کرکے ہدیۂ احباب اولوالالباب کرتا ہے بارگاہ حضرت باری سے امیدوار ہی ہے کہ مقبول

طلبائے اہل عقیدت فرمائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم بر ضمائر اولی البصائر مخفی و محجب
مباد کہ حسب ارشاد دتا ہین حضرات صوفیۂ عظام و مشائخ کرام و اولیاء و اتقیاء خیام پیران طریقت و اقفان
اسرار حقیقت بعد انعامات خداتعالی و احسانات رسول خدا صلعم کے حقوق پیر و مرشد کے تمامی حقوق
ارباب حقوق پر فائق ہین بلکہ حقوق مرشد کے ماسوا اور لوگونکے حقوق کچھ نسبت نہین رکھتے ہین کہ
حقوق مرشد کے حقوق والدین سے بھی اضعافاً مضاعفۃ بالا و زیادہ ہین کما قال بعض العرفاء و
الکملاء فحق المرشد اعظم من حق الوالدین فان الوالد سبب الوجود الحاضر والحیاۃ الفانیۃ
والمرشد سبب الحیاۃ الباقیۃ وانما المرشد ہو مبین بیان العاقبۃ و معلم علوم الاخرۃ و ھو
منید للحیاۃ الاخرویۃ الدائمۃ و در حقیقت مرشد حقیقی سبکے حضرت رسول مقبول صلعم ہین
مرید کہ ولادت ظاہری والدین سے ہے لیکن ولادت معنوی متعلق مرشد سے ہے ولادت
ظاہری کیے لیے زندگی چند روزہ ہے اور ولادت معنوی کیواسطے ہمیشہ کی زندگی ہے کہ پیر و مرشد اپنے
قلب و روح سے مرید کی نجاسات باطنی کو صاف کرتا ہے اور آلائش درونی کو پاک فرماتا ہے مرشد
کے وسیلہ سے مرید لوگ خداتک پہونچتے ہین جو تمامی سعادات دنیویہ و اخرویہ سے بڑھکے ہے مرشد
کے وسیلہ سے نفس امارہ جو بالذات خبیث ہے مزکے و مطہر ہوتا ہے اور امارگی سے مرتبۂ
اطمینان مین پہونچتا ہے اور کفر جبلی سے اسلام حقیقی مین آتا ہے پس مرید کو مرشد کی خوشنودی
و رضامندی مین سعادت اپنی جاننا چاہیے اور پیر کی ناخوشی و ناراضی مین شقاوت اپنی سمجھنا
چاہیے نعوذ باللہ من ذالک یعنے خوشی و نیکبختی مرید کیواسطے پیروی مین مرشد کی ہے جبتک
مرید اپنے تئین مرشد کے مریدون مین گم نہین کرتا ہے خداتعالے کی مرضی تئین نہین پہونچتا ہے
آفت کونین مرید کے لیے مرشد کی رنجش و آزار مین ہے جو کوئی لغزش بعد مریدی کے مرید کیواسطے ہوتی
ہے تدارک اوسکا ممکن ہے لیکن مرشد کی رنجش و آزار کا تدارک کسی چیز سے نہین ہوسکتا آزار
و رنجش پیر کا مرید کے لیے شقاوت کی جڑ ہے العیاذ باللہ من ذالک پس جو خلل معتقدات اسلامیہ
مین اور جو فتور بجا آوری کام شرعیہ مین ہوتا ہے نتائج و ثمرات رنجش و آزار پیر سے ہے کہ آخر کار

خرابی مین ڈالیگا اور سواے خرابی کے کوئی نتیجہ نہ دیگا چنانچہ اسی محل مین مرزا مظہر جانجانان نقشبندی مجددی مرحوم اپنے مکتوب مین فرماتے ہین کہ فقیر دوستون کی تقصیر سے ناامید نہین ہوتا ہے مگر دو چیز سے ایک دنیاداروں کے اختلاط سے اور دوسرے مریدون کی بداعتقادی سے کہ فی زماننا مردم زمانہ بیعت کرکے اپنے مرشدون سے بداعتقاد و نافرمان ہوکر خسران دنیا و آخرت مین ناحق مبتلا ہوتے اور عاقبت اپنی خراب کرتے ہین کیونکہ یہ دونو امراض مہلکہ سے ہین اور لاعلاج ہین حضرت مجدد قدس سرہ اپنے رسالہ مبدء و معاد مین فرماتے ہین کہ حسن اعتقاد مرید کا و اطاعت و پیروی اوسکی افضلیت واکملیت مرشد مین ثمرات محبت سے اور نتائج مناسبت سے ہے اسلیے کہ سبب افادہ و استفادہ کا ہے حق تعالی جملہ مریدان و مسترشدان سلسلہ علیہ ہٰذا کو لغزش قدم سے بچاوے اور حسن اعتقاد و خلوص محبت پیران طریقت پر مستقیم رکھے آمین معلوم کرنا چاہیے کہ مثل مشہور ہے کہ کوئی بے ادب خدا تک نہین پہونچتا ہے فی زماننا مرید لوگ آداب مرشد کے نہین بجالاتے اور بعہد رعایت شرائط مین قاصر ہوتے ہین پس خدارسی سے محروم رہتے ہین عیاذاً باللہ پس جب مرید نے رعایت ادب نکیا اور اپنے تئین قاصر بھی نجانا اور اپنے قصورات پر منفعل بھی نہین ہوا تو حضرات بزرگان دین کے برکات سے محروم ہے پس ادراک آداب صحبت و مراعات شرائط اس راہ کے مریدون کو ضروریات سے ہے تاکہ راہ افادہ و استفادہ مفتوح ہو وبدونہا لا نتیجۃ الی الصحبۃ ولا ثمرۃ الی المجلسۃ پس ضرور بلکہ واجب ہے کہ طالب و مرید لوگ تعظیم و تکریم و توقیر مرشد کی بجا آداب و مراتب کما حقہا حد سے زیادہ ملحوظ رکھین کہ وسیلہ نجات ابدی کا اوسیمین مضمر ہے افسوس صد افسوس کہ فی زماننا مرید لوگ شرائط آداب مرشد سے محض ناواقف ہین اسیوجہ سے فیضان پیران طریقت سے محروم و ناکام ہوکر ضلالت مین گمراہ رہتے ہین اور مدارج علیا و مقاصد عظمی کو نہین پہونچتے ہین مین اسلیے آگاہی مریدان و مسترشدان سلسلہ علیہ قادریہ رزاقیہ نظامیہ کے بعض نصائح لکھا جاتا ہے کہ آداب شرائط مرشد کی انتہا نہین ہے مرید لوگ سے کہان ادا ہو سکتے ہین جسقدر کہ بجالاوین کمتر ہے چنانچہ بعض آداب و شرائط ضروریہ حوالہ قلم ہوتے ہین گوش ہوش صدق و یقین سے سننا چاہیے کہ مرید و طالب صادق باینصدق عمل و حسن اعتقاد سے

روے دل اپنے کو سب طرف دنیا و مافیہا سے پھیر کر اپنے مرشد کیطرف متوجہ کرے اور اطاعت و تقلید و پیروی و اتباع مرشد مین اپنے تئین گم کرے کہ بجز تصور و خیال مرشد کے اور کوئی تصور و خیال نکرے اور مرشد کی موجودگی مین بے اذن مرشد کے نماز نوافل و اذکار مین مصروف نہو اور مرشد کے حضور مین دوسرے کیجانب التفات نکرے اور بالکلیہ یعنے اپنے دل و چشم و گوش و بینی وغیرہ کے ساتھ مرشد کیطرف متوجہ ہوکر باادب بیٹھے مثل مشہور ہے کہ باادب بانصیب بے ادب بے نصیب حتے کہ کسی ذکر و شغل مین بھی بحضور مرشد مشغول نہو مگر جسوقت کہ جو کچھ مرشد حکم کرے و اجازت دے اوسکا مضائقہ نہین اور سواے نماز فرض و سنت کے کوئی نماز مرشد کے حضور مین ادا نکرے چنانچہ ایک نقل منقول ہے کہ کسیوقت مین کوئی بادشاہ تھا کہ وزیر اوسکا روبرو اوسکے کھڑا تھا اتفاقاً وزیر مذکور نے التفات اپنے کپڑے کیطرف کیا اور بند پارچہ کو درست کرنے لگا ناگاہ نظر بادشاہ کی وزیر مذکور پر پڑی دیکھا کہ اوسکی غیر کیجانب یعنے درستی پارچہ مین مصروف ہے بادشاہ نے زبان عتاب سے فرمایا کہ مین جائز نہین رکھتا اور پسند نہین کرتا ہون اسبات کو کہ تو وزیر میرا ہوکر میرے حضور مین بند قبا کیطرف التفات کرے اس خطا پر اوسکو معزول کیا غور کرنا چاہیے کہ جسوقت وسائل دنیا کے لیے اسقدر آداب دقیقہ درکار ہین پس وسائل وصول الی اللہ کیواسطے بوجہ اتم و اکمل رعایت ان آداب کے لازم ہوگی مرید و طالب کو چاہیے کہ حتے الامکان ایسی جگہ مین نہ بیٹھے کہ سایہ مرید کا مرشد کے جامہ پر اور اوسکے سایہ پر پڑے اور مرشد کی جانماز پر پاون نرکھے اور مرشد کی جاے وضو مین طہارت نکرے اور مرشد کے ظروف خاص کو اپنے استعمال مین نلاوے اور مرشد کے حضور مین پانی نہ پیے اور کھانا نکھاوے اور کسی سے بات نکرے بلکہ کسی سے متوجہ نہو اور مرشد کے غیبت مین اوسکی نشستگاہ کیطرف پاون نہ پھیلاوے اور لعاب دہن اوس طرف نہ تھوکے اور جو کچھ مرشد سے نیک و بد صادر ہووے اوسے صواب جانے اگرچہ ظاہر مین صواب نہو اسواسطے کہ مرشد جو کچھ کرتا ہے

الہام سے کرتا ہے اور اذن سے کام کرتا ہے اس تقدیر مین گنجائش اعتراض کی نہین ہے
اور اگر بعضی صورتون مین الہام مرشد مین خطا نداه یا وے تو بھی ملامت و اعتراض مرشد پر جائز نہین
ہے کیونکہ خطاے الہامی خطاے اجتہادی کے رنگ مین ہے اور علاوہ اسکے جب مرید کو ایک
قسم کی محبت اپنے مرشد سے پیدا ہوئی پس نظر محب مین جو کچھ محبوب سے صادر ہوتا ہے
وہ محبوب معلوم ہوتا ہے اسوجہ سے مجال اعتراض کی نہین ہوتی اور جملہ امور کلیہ
و جزئیہ مین اقتدا مرشد کی کرے کھانے مین پینے مین سونے مین اور عبادت
کرنے مین نماز کو مرشد کے طور پر ادا کرنا چاہیے اور رفتہ کو مرشد کے عمل سے
اخذ کرنا چاہیے اور کسی اعتراض کو حرکات و سکنات مرشد مین راہ نہ دے اگرچہ وہ
اعتراض بمقدار ایک رائی کے دانے کے برابر ہو اسواسطے کہ اعتراض مین سوا
حرمان کے کوئی نتیجہ نہین ہے اور طلب خوارق و کرامات اپنے مرشد سے نکرے اگرچہ وہ
طلب بطور خواطر و وسواس کے ہو چنانچہ مشہور ہے کہ کسی مومن نے کسی پیغمبر سے معجزہ
طلب کیا تھا معجزہ طلب کرنے والے لوگ کفار و اہل انکار ہین اگر کوئی شبہہ دل مین
پیدا ہو تو مرید کو چاہیے کہ اوسکو بلا توقف اپنے مرشد سے عرض کرے اگر مرشد سے حل نہو
تو اوسکو اپنے قصور فہم پر محمول کرے کسی نقصان کو مرشد کیجانب عائد نکرے اگر جو واقعہ
ظاہر ہو اوسے مرشد سے پوشیدہ نرکھے اور تعبیر واقعات کی مرشد سے طلب کرے اور
جو تعبیر کہ خود طالب و مرید پر منکشف ہو اوسکو بھی خدمت مین مرشد کی عرض کرے
اور صواب و خطا مرشد سے دریافت کرے اور اپنے کشف پر اعتماد نکرے کہ حق باطل
کے ساتھ ملا ہوا ہے اور صواب خطا کے ساتھ مختلط اور بے ضرورت اور بلا اجازت مرشد
کے مرشد سے جدا نہو کہ خلاف ادب ہے اور آواز اپنی کو آواز مرشد پر بلند نکرے اور بلند
آواز سے مرشد کے حضور مین بات نکرے کہ کمال بے ادبی ہے مرید کو جو فیض و فتوح کسی اور
مشائخ سے پہونچے اوسکو پیر کے واسطے سے تصور کرے اور اگر مرید خواب یا مراقبہ یا غفلت مین

دیکھے کہ کسطرح کا فیض کسی دوسرے شیخ سے پہونچا ہے اوسکو بھی اپنے مرشد سے تصور کرے
هٰكَذَا فِي كُتُبِ التَّصَوُّفِ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ مِنَ التَّكَلُّفِ الْخَلَفِ اور جو طالب و مرید چاہے کہ وصول
الی الحق حاصل کرے چاہیے کہ اوامر و نواہی و محامد و ذمائم سے بوجہ احسن مطلع و آگاہ ہوکر اختیار امر
و محامد مین اور ترک نواہی و ذمائم مین مطابق احکام شریعت کے جدّ و جہد کرے کہ ملکہ و عادت ہوجاوے
اب جاننا چاہیے کہ طالب کو جن امور کا اختیار کرنا ضرور ہے وہ یہ ہین طہارت و تقوی و عفت
و صدق و قناعت و رحم و لینت قلب و تسویہ ظاہر و باطن و تزکیہ نفس و جمعیت حواس
و زہد و عبادت و علم و تمیز و قلت طعام و قلت منام و قلت کلام و قلت صحبت عوام و مطالعہ
کتب حقیقۃ الحقائق و صحبت عرفا و سخاوت و غناء و تسالم و کثرت ذکر خدا یتعالے و عجز
و انکسار و صفوت و تصفیہ قلب وغیرہ جو قبیل افعال حمیدہ سے ہون اور جن امور کا ترک
کرنا ضروریات سے ہے وہ یہ ہین غصہ و طمع و شہوت و غرور و کبر و بغض و حسد و قساوت
و بد اخلاقی و ریا و حرص و محبت دنیا و صحبت غیر عارف عوام الناس و کذب و افترا وغیرہ
جو قبیل افعال ذمیمہ سے ہون جبکہ طالب و مرید مالک اس قسم ترک و اختیار کا ہو کہ منہیات
شرعیہ سے زینہار خواب مین بھی مرتکب نہو اور جملہ محامد اوس سے بالکل بلا قصد و ارادہ
صادر ہون کہ ارشادات مرشد پر حامل و ضابط ہو کہ ہرگز تساہل و عدول برخلاف مرشد کے
اوس سے راہ نپاوے پس ایسے طالب صادق کو چاہیے کہ اپنے تئین اپنے مرشد کے
کلام پر بے اختیار کرے اور جو کچھ مرشد فرماوے اوسکو گوش دل سے سنکر اور اوسکی
کنہ و حقیقت پر پہونچکر بلا تجاوز و تفاوت سر مو عمل کرے اور بجا آوری احکام مرشد مین
اسقدر مستعد ہو کہ جان دینا گوارا کرے مگر عدول حکمی مرشد کی زینہار جائز نرکھے اور
اعتقاد اور اعتماد سخن و کلام مرشد کا اسقدر دل مین متمکن کرے کہ اگر جمیع فضلاء و علماء
محققین عالم جمع ہوکر اوسکے پاس آوین اور جو مسئلہ کہ اوسکے مرشد نے بیان کیا ہے
خلاف اوسکے بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ وہ سب بیان کرین تو وہ مرید و طالب زینہار

اوسپر اعتماد نکرے اور یقین جانے کہ یہ علماء محققین عالم خطاء و غلطی پر ہین حق وہی ہے کہ جو مرشد نے
ارشاد کیا ہے بعد اوسکے مرید وطالب اپنے تئین جمیع ارادات و خواہش ہا سے خالی کرکے اختیار مین
مرشد کے کردے اس طرح سے کہ جو مرشد کی مرضی ہو وہی اوس سے صدور پاوے جیسا کہ تقلید
رقاصہ کی ہے کہ وہ اپنے حرکات و سکنات مین اختیار نہین رکھتی ہے بلکہ باختیار اوستاد ہوتی ہے
جسطرح اوستاد اوسکا بجاتا ہے اوسطرح وہ ناچتی ہے پس اسیطرح مرید وطالب کو چاہیے کہ
اپنے نفس کو اختیار مین مرشد کے کردے جو راہ مرشد چلاوے اوسی راہ پر چلے خود مختیاری
نکرے جب اس طریق پر کمال کو پہونچے تو چاہیے کہ تصور مین مرشد کے مشغول ہو اسی طرح پر
کہ صورت مرشد کو بعینہ اپنے دل نیلوفری کے اندر تصور کرے کہ جمیع خال وخط و اعضاء وغیرہ
سے شکل مرشد کو اپنے دل مین صاف معائنہ کرے کہ ہمہ وقت مین پیش نظر رکھے کہ صورت
دل کی بعینہ صورت مرشد کی ہوجاوے ظاہر دل کا ظاہر مرشد کا باطن دل کا باطن مرشد کا بلکہ اوس سے
بھی زیادہ ترقی کرے کہ ہر ایک اعضاء اپنے کو اعضاء مرشد مین محو کردے اسقدر کہ خود نرہے جو کچھ
رہے سو مرشد رہے ہٰکذا التعلیم فی السلسلۃ القادریۃ الرزاقیۃ النظامیۃ من المرشدین
الکاملین العارفین نور اللہ مراقدہم بنور العرفان والیقین پس طالب صادق کو چاہیے کہ اپنی
اعتقاد کو مرشد سے بہت صحیح رکھے اور وسواس شیطانی سے اپنے عقیدہ مین لغزش ندے
اگر خدانخواستہ مرشد سے منحرف ہوا تو بزرگان دین سے بلکہ رسول مقبول صلعم سے منحرف ہوا
اور انحراف رسول مقبول صلعم سے معاذ اللہ عین انحراف خدا تعالے سے ہے پھر سواے دوزخ کے
کہین ٹھکانا نہوگا سمجھا چاہیے کہ ایمان کیا چیز ہے فقط اعتقاد ہے کسینے خداتعالی کو اور رسول خدا صلعم
کو آنکھ سے نہین دیکھا ہے فقط عقیدہ پر ایمان لائے ہین پس ایسا ہی عقیدہ کا درست رکھنا مشائخ کرام
و پیران طریقت سے چاہیے بشرطیکہ موافق شریعت وطریقت کے ہو مریدون اور طالبون کو
علے الخصوص تقلید و اتباع مرشد کے جمیع امور مین جو فرمانبرداری و خدمتگذاری اس طرح پر کہ
زینہار عدول حکمی مرشد کی بوجہ من الوجوہ جائز نرکھے واجب و لازم ہے جہانتک ہوسکے دریغ و تقصیر نکرے

کہ یہی وسیلہ نجات و مغفرت کا ہوگا اسواسطے کہ رضامندی و خوشنودی مرشد کی عین رضامندی
وخوشنودی خدا ورسولؐ کی ہےاور ناخوشی وخلاف مرضی مرشد کی عین ناخوشی وخلاف مرضی خدا
ورسولؐ کی ہے اور جو کوئی بےادبی اور گستاخی بحق مرشد مرید وطالب سے صادر ہوگی وہ
گستاخی وبے ادبی عین خدا ورسول کے ساتھ ہوگی ہرگاہ محبت مرشد کی عین محبت خدا ورسول
کی ہے پس مرید وطالب کو چاہیے کہ بدل وجان محبت دلی مرشد سے رکھے اور اپنے جان ومال
کو مرشد پر فدا و نثار کرے اگر اوسکو محبت خدا ورسولؐ کی درکار ہے اسواسطے کہ مرشد کی محبت
سے محبت خدا ورسولؐ کی حاصل ہوگی اول چاہیے کہ طالب اپنے تئیں فنافی الشیخ کرے بعد اسکی
توجہ مرشد سے مرتبہ فنافی الرسول کا اوسکو حاصل ہوگا بعد اسکے بتصرف رسول مقبول صلعم
مرتبہ فنافی اللہ کو پہونچیگا انشاء اللہ تعالی شاہ تراب علی قلندر کاکوروی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب
شرائط الوسائط مین فرماتے ہین کہ آداب مرید کے ساتھ شیخ و مرشد کے اوپر دو قسم کے ہین
صوری و معنوی لیکن آداب صوری نگہداشت شرائط خدمت ورعایت قواعد حرمت
لیکن نہ اس مرتبہ پر کہ افراط کو پہونچے مانند اکرام یہود و نصاری کے جو خاص حضرات عزیز
نبی اللہ وعیسے روح اللہ علیہما السلام کیواسطے تھا اور نہ اس مرتبہ پر کہ تفریط پیدا ہو کہ تضیع
حقوق مرشد و سلب خدمت وحقیقت مرشد کی ظاہر ہو پس مرید کو رعایت آداب کے ساتھ مرشد
کی بہر ضرور ہے کہ علامت تقرب باخدا ہے اما آداب معنوی کے ہفت اقسام ہین اول خلوص نیت
وریا کی عقیدت ساتھ مرشد کے اور خالی ہونا خیالات فاسدہ سے اسواسطے کہ مرشد طبیب الہی
ہوتا ہے امراض دین کا اور دل مرید کا معالج ہوتا ہے دویم سننا کلام مرشد کو بطوع ورغبت
وبگوش وہوش بیقین وبدل نہ بگوش آب وگل اور اگر مرید ایسا نکریگا تو اوسکو کچھ
فائدہ نہوگا بلکہ وہ خراب ہوگا سیوم کتمان اسرار مرشد چہارم صبر کرنا فرمودہ مرشد پر
اسواسطے کہ صبر مفتح مراد ہے اور عدول موذی بفسادی پنجم عدم اعتراض ہے اوپر اقوال
وافعال واحوال مرشد کے کما قال اللہ تعالی لایسئل عما یفعل وھم یسئلون چاہیے کہ جو

مرشد فرماوے گا ہے انکار نکرے بلکہ حق جانے ششم دیدۂ عیب و زبان طعن کو کردار مرشد مین
بند رکھے اگرچہ کردار مرشد ظاہر مین زشت معلوم ہو لیکن باطن مین درست ہوگا ہفتم مرید اپنے
اپنے مرشد کا امتحان نکرے اسواسطے کہ امتحان تصرف ہے اور ناقص کو کامل مین تصرف نہین ہوتا
پس جسوقت طالب صادق کو ساتھ اپنے مرشد کامل کے ارادت پیدا ہو تو چاہیے کہ ملازمت
مین مرشد کی حاضر رہے و رعایت آداب شیخ و شرائط خدمت بجا لاوے و بوجہ من الوجوہ
خدمتگذاری و فرمانبرداری مرشد مین دریغ و قصور نکرے و نیز آداب مرید سے ہی کہ جو کچھ
مرشد سے سنے اوسکو اپنے دل مین یاد رکھے بلکہ اوسکو واسطے یادداشت کے لکھ رکھے
کہ فراموش نہو کیونکہ حضرت نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ اپنے مرشد سے نقل کرتے ہین
کہ اونھون نے فرمایا کہ زہے سعادت اوس مرید کی کہ جو کچھ اپنے مرشد سے سنے اوسکو
گوش ہوش سے سنے اور اوسکو لکھ رکھے کہ بعد وہ ہر حرف کہ قلم سے نکلیگا ثواب
طاعت ہزار سالہ اوسکے نامۂ اعمال مین ثبت ہوگا اور بعد مرنیکے جگہ اوسکی علیین مین
ہوگی اور بعض مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ مین آیا ہے کہ مرشد نائب رسول اللہ
صلعم کا ہے متابعت شریعت و حفظ مراتب مرشد کا بعینہ متابعت خدا اور رسول ہے اور
تعظیم نائب کی عین تعظیم منیب کی ہے اور سلوک طریق بدون متابعت مرشد کے محال ہے
پس مرید کو چاہیے کہ اپنے مرشد کو بشرطیکہ متقی و متشرع ہو بسیار بہتر شیوخ زمانہ
سے جانے کیونکہ اصل اس راہ مین صدق ارادہ و صدق اعتقاد ہے جسقدر مرید صادق الارادہ
ہوگا اور یہ جانیگا کہ مانند میرے مرشد کے دنیا مین کوئی دوسرا شیخ کامل نہین ہے
اوسیقدر اپنے مطلب کو بہت جلد پہونچیگا ورنہ محروم رہیگا اور روز محشر عند اللہ ماخوذ
ہوگا مرید کو چاہیے کہ مرشد اوسکا جس کام کو حکم کرے بسر و چشم انصرام اوسکا کرے
و مشقت المقدور اوسمین اہمال نکرے ورنہ مردود ہوگا چنانچہ کتاب رشحات مین در حال
خواجہ شمس الدین فرکیتی کے کہ وہ مریدان معتبر خواجہ بزرگ سے تھے مذکور ہے کہ ایکروز

گھر مین خواجۂ بزرگ کے کوئی شخص مہمان آئے تھے اور اونکو آبِ روان احتیاج تھا فرمایا کہ جلد پانی نو دریا
سے لاؤ اونہون نے تعمیل حکم مین قصور کیا اور سستی کو کام فرمایا بعد ایک مدت کے خدمت مین مرشد
کے حاضر ہوے اور عذر کیا کہ فلان سبب سے تعمیل حکم نہو سکی خواجۂ بزرگ نے کہ اونسے ناخوش
تھے فرمایا کہ اے شمس الدین میرے حکم کی تعمیل مین اگر تو گردن اپنی کٹاتا اور خون اپنا دریا مین بہاتا
تو تیرے حق مین بہتر ہوتا اس عذر سے جو تو کر رہا ہے چنانچہ بعد چندے سے خواجۂ شمس الدین کو عارضہ
دماغی عارض ہوا کہ اوسمین جان بحق ہوے اور اپنے مرشد سے مہجور رہے دعلے ہذا کسی مشائخ نے
حضرت جنید بغدادی قدس سرہ سے پوچھا کہ آپنے یہ مدارج و معارج کہانسے حاصل کیئے آپنے فرمایا
کہ مین مدت چالیس برس کامل اپنے مرشد حضرت سری سقطی قدس سرّہٗ کے آستانہ پر ایک قدم
سے کھڑا رہا اور کشائش کار اونسے طلب کرتا رہا آخر الامر اونکی برکت و فیضان سے یہ درجات مجھکو
ملے کرامت الاولیاء مین شیخ نظام سے منقول ہے کہ شیخ نور العین فرزند حضرت شیخ اشرف جہانگیر
ایک مرتبہ امراض صعب مین علیل ہوے کہ اطباء اونکے علاج سے عاجز آئے ایک طبیب یونانی
آیا اور اوسنے ایک روغن واسطے مالش کے اونکے واسطے تجویز کیا کہ اوسمین اسیقدر
گوشت آدمی کا درکار تھا اوسی زمانہ مین حضرت شاہ اشرف جہانگیر روم مین تشریف رکھتے
تھے سب مرید لوگ حیران ہوے کہ گوشت آدمی کا کیونکر بہم پہونچیگا قاضی محمد رومی کہ مریدان
حضرت شاہ سے تھے یہ سنکر صحرا کو گئے اور داہنا ہاتھ اپنا کاٹکر بائین ہاتھ مین رکھکر پوشیدہ
اوس طبیب یونانی کو دیا کہ روغن مجوزہ تیار کرو چنانچہ بعد استعمال اوس روغن کے مریض
کو تخفیف مرض ہوئی جب حضرت شاہ اشرف جہانگیر سفر سے معاودت کر کے اپنے مکان پر تشریف
لائے یہ حکایت سنکر قاضی زادہ کو اپنے پاس بلا کر معارف مین کچھ فرمایا اور اونکے دست
بریدہ پر دم کیا فی الفور اونکے دست بریدہ مین گوشت جمنا شروع ہوا تھوڑی دیر مین دست
بریدہ جیسا تھا ویسا سالم و ثابت ہو گیا پس مرید کو چاہیے کہ عدول حکمی و نافرمانی مرشد کی کسیطرح
جائز نرکھے اور پسند نکرے بہرحال مطیع و منقاد مرشد کا بدل و جان رہے واضح ہو کہ مرید کیلیے

کیا معنے ہین اور یہ مریدی کیا چیز ہے مریدی عبارت ہے بیعت سے جو مطابق شریعت وطریقت کے
ہو اور بیعت عبارت ہے توبہ کرنا اللہ تعالے سے کما قال اللہ تعالی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی
اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا اور عہد کرنا ترک مناہی شرعیہ پر کما قال اللہ تعالی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ
الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ
اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ
مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور بیعت رسول اللہ
صلعم کے سلسلہ مین بزرگان دین کے جسکا سلسلہ رسول خدا صلعم تک صحیح ہو پس مرشد کو چاہیے
کہ رہنمائی مرید کی طرف راہ خدا و صراط مستقیم کے موافق قرآن و حدیث کے و مطابق شریعت
وطریقت کے اور مرید کو تابعداری اور فرمانبرداری مرشد کے بجمیع الوجوہ کہ کسیطرح عدول
حکمی نافرمانی مرشد کی کسی امر مین صادر نہو واجب ہے بلکہ مضبوطی عقیدہ کی پر پورا رہے کہ بجا آوری
احکام مرشد مین بوجہ من الوجوہ دریغ و قصور نکرے اور وساوس شیطانی سے اپنے عقیدہ کو
مرشد سے فاسد نکرے کہ فساد عقیدہ سے ضلالت و فضیحت دنیا و آخرت متصور ہے خدا محفوظ
رکھے فی زماننا مرید لوگ حقیقت و ماہیت مرشد سے خبردار نہین ہین اسوجہ سے عظمت و منزلت
مرشد کی نہین جانتے ہین اور براہ انحراف برخلاف مرشد کی عمل کرتے ہین اسواسطے فیضان مرشد سے محروم رہتے ہین و وصول
الی اللہ سے ناکام بلکہ عند اللہ ماخوذ و عند الناس مطعون ہوتے ہین اور یہ لوگ دنیادار ہین انکو طلب خدا منظور نہین بلحاظ دنیا مین
اور رسم کرتے ہین ایسے اشخاص دنیادار کی بیعت عند اللہ معتبر و مقبول نہین ہے عاقبت مین مواخذہ اسکا عند اللہ
ضرور ہوگا اوسوقت سواے تاسف و تحسر کے اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا ؎ غافل بہوش باش اجل
عنقریب ہے + مریدون کو چاہیے کہ اپنی موت کو یاد کرین اور خدا کا خوف کرین اپنے تئین
خراب نکرین اختیار اوامر و محامد و ترک نواہی ذمائم مین کوشش کرین اور طریقہ پر مرشد کے
جو موافق شریعت وطریقت کے ہو چلین برگشتگی مرید کی مرشد سے نتیجہ بد دیتی ہے کہ مرید کی دنیا
و دین دونون خراب ہوتی ہین کما قال اللہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ
اَجْرًا عَظِيْمًا عقلمند کو انجام کار سوچنا ضرور ہے سہ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی
مریدی و بیعت کو دل لگی نہ سمجھنا چاہیے یہ ٹھٹھا نہین ہے کہ جہان اور کھیل کھیلتے ہین یہ بھی
کھیل کھیلا جس کیسکو پایا ہاتھ پکڑ لیا اور جب چاہا چھوڑ دیا ایسی حرکت بیہودہ کا انجام دیکھنا چاہیے
کہ کسقدر خرابی و فضیحتی دنیا و آخرت مین ہوگی کہ سوا دوزخ کے کہین ٹھکانا نہوگا معاذ اللہ من ذالک
ہان اگر کوئی پیر بے پیر براہ نفسانیت و شرارت و خباثت و جہالت و ضلالت اپنی مرید کو شرک و کفر و بدعت
وغیرہ ممنوعات شرعیہ برخلاف شریعت و طریقت تعلیم کرے تو مرید اوسکو زنہار تسلیم نکرے بلکہ
ایسے پیر کو شیطان سمجھے کہ یہ شیطان بصورت انسان راہ خدا سے گمراہ کرتا ہے ایسے شیاطین
فساق و فجار مشرکین و مبتدعین کی بیعت جو خود شرک و کفر و بدعات وغیرہ ممنوعات شرعیہ مین
گمراہ ہین ہرگز جائز نہین اس زمانہ مین اکثر لوگون نے پیشہ کمائی کا مقرر کرلیا ہے کہ اپنے تئین
وضع مشائخ پر صورت بنا کر بطمع دنیا مرید کرتے پھرتے ہین اور مکر و فریب سے بندگان خدا کو مرید کرکے
ضلالت شیطانی مین پھنساتے ہین اور راہ خدا سے گمراہ کرتے ہین اور وہ غدار بس تسخیر سفلی سے
دام تزویر و تضلیل ایسا کچھ پھیلاتے ہین کہ عوام بلکہ خواص بھی اونکے فریب مین آکر گمراہ ہوتے ہین اور
عاقبت اپنی خراب کرتے ہین پس اخوان السلام کو ایسے اشخاص ضالین و مضلین سے گریز و پرہیز لازم ہے
احیانا اگر نا واقفیت مین اسطرح اتفاق ہو کہ لاعلمی مین کسی شخص ضال و مضل کی بیعت کی و مرید ہوا اور بعد
بیعت کے ضلالت و تضلیل اوس پیر شیطان کی مرید پر ظاہر ہوئی تو فی الفور مرید اوس سے فسخ بیعت
کرے اور جناب الٰہی مین توبہ و استغفار کرکے شخص عارف باللہ و متقی صاحب شریعت و طریقت لیطرف
بلا تامل و توقف رجوع کرے کیونکہ شیاطین بصورت انسان پردہ مین پیران طریقت کی بندگان خدا کو
گمراہ کرتے ہین اور جاہل لوگ ایسے شیاطین کے دام مکر و فریب مین پھنستے ہین مثل مشہور ہے کہ
ہر جیسے کو تیسا موذی کو پیسا جیسا لوگ برسم دنیا اشخاص خلاف شرع کے گرویدہ ہوتے ہین اور
مرسوم زمانہ سے بنام بیعت اشخاص ضالین و مضلین کے مرید ہوتے ہین ویسے ہی اپنے کردار کی سزا

سزا پاتے ہین کہ اپنے پیرون سے بد اعتقاد ہو کر معلون خلائق ہوتے ہین پھر پچتاتے ہین افسوس صد افسوس کہ اس زمانۂ قرب قیامت مین اکثر اشخاص جو براہ خدا سفہا اور بکار دنیا عقلا ہین باوجود عقل رسا و فطانت و زکا چشم بینا و گوش شنوا کی دیدہ و دانستہ اپنی شامت اعمال سے اشخاص خلاف شرع کے جو تارک الصلوۃ و مرتکب منہیات شرعیہ کی صریح ہین بے تامل بیعت کرتے ہین و بتقلید شخص ضال و مضل گنہگار خدا کی ہو کر صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ بنتے ہین اور بیٹھکانا اپنا دوزخ مین بناتے ہین آنکھون مین پردہ غفلت کے پڑے ہین شیطان نے دل انکا مضبوط پکڑا ہے دوست و دشمن کو نہین پہچانتے ہین حسن و قبح مین تمیز نہین کرتے ہین شرک و کفر و ضلالت و فضیحت مین گرفتار ہو کر خدا سے دور ہین ابد الآباد کو دوزخ مول لیتے ہین اسطرح کی بیعت خلاف شرع ہرگز جائز و صحیح نہین ہے یہ پیری مریدی حرکت شیطانی ہے بروز حشر میدان محشر مین اسکا حال معلوم ہوگا غافلو اب بھی بیدار و ہوشیار ہو آنکھ کھولو خدا سے ڈرو اپنے دلون مین انصاف کرو کہ جو شخص خود تارک الصلوۃ و مبتدع بدعات سیئہ اور مرتکب ممنوعات شرعیہ کا ہوگا وہ دوسرونکو راہ خدا کی ہدایت کیا کریگا ایسا شخص تو خود خدا سے دور ہے پس ایسے اشخاص بیہودہ سے جو امور خلاف عادت صادر ہوتے ہین کہ جنکو جاہل و احمق لوگ کرامت کہتے ہین یہ ہرگز کرامت نہین ہے کمال غلط فہمی و گمراہونکی ہے بلکہ اسکو استدراج کہنا چاہیے کہ جیسا فقراء ہنود و پادریان عیسائی وغیرہم کفار و مشرکین سے ایسے امور خلاف عادت واقع ہوتے ہین پس اونکو بھی اولیا کہو اور اونسے عقیدت رکھو ع خلاف پیمبر کسے رہ گزید + کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید + پس جو کوئی مسلمان برائے نام خلاف طریقۂ رسول اللہ صلعم کے و خلاف شرع شریف کے عمل کرے وہ ہرگز ولی صاحب کمال نہین یہ نہایت غلط گمانی گمراہونکی ہے خدا بچاوے کَمَا فِی الْبُخَارِیْ وَ الْمُسْلِمْ عَنْ عَلِیِ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَۃَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اِنَّمَا الطَّاعَۃُ فِی الْمَعْرُوْفِ برادران مسلمانان کو مناسب بلکہ واجب ہے کہ جب بتوفیق الٰہی قصد بیعت و ارادت متعلق ہو اور جس کسی شخص حق پرست عارف باللہ کیطرف دل رجوع ہو تو پہلے اوس عارف باللہ کی خدمت مین حاضر ہو کر

صحبت پیدا کرے اور اوسکی اوقات وعادات کو بغور تمام دیکھے اگر عمل وکسب اوسکا مطابق قرآن وحدیث
کے معارف وحقائق مین پاوے تو اپنی عقیدہ کو اوسطرف مضبوط کرے اور خدمت وبجا آوری آداب
مین اپنی عادت کرے ہرگاہ دل اوسکا اوسکی طرف مانوس ومالوف ہو اور عقیدہ اوسکا اوسکی جانب
کو اسطرح پر مضبوط ہو کہ پھر لغزش نہو پس اوسوقت اوس عارف باللہ کی دست حق پرست پر مشرف
بہ بیعت ہو مضائقہ نہین کہ درین صورت امید نیل مرام کی بھی متصور ہے اور فی زمانناجو لوگ بغیر
دیکھے وبے سمجھے ہر کسیکا ہاتھ پکڑ لیتے ہین اور مرید ہوتے ہین اور پیر اپنا بناتے ہین اور اوس پیر کی حقیقت
وماہیت سے خبردار نہین ہوتے ہین گویا کہ مثل دیگر رسومات دنیا کے بلا اعتقاد یہ رسم بیعت بھی ادا
کرتے ہین وحفظ مراتب اوسکا نہین جانتے ہین اور بعد مریدی کے جب وہ پیر ناشخص اپنے
حقوق مروجہ ممنوعہ طلب کرتا ہے اور واسطے ضیافت ونذر ودیگر فتوحات معنیہ معمولی کے
مرید کو تنگ پکڑتا ہے اور رد اوسکے امکان مین غیر ممکن ہے پس یہ مرید اوس پیر ناشخص سے
بدعقیدہ ہوکر بیعت کو توڑتا ہے اور عقیدہ فاسد کرتا ہے پس ایسے دونون پیر ومرید اغوار
شیطانی سے ملوم ومطعون خلائق ہوتے ہین اور قیامت مین خدا تعالے کے سامنے جو کچھ
کیفیت وحالت ان دونون بدکردار کی گذریگی محشر مین بروز حشر معلوم ہوگی قال اللہ تعالیٰ
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ پس
احقر ہیچمیرز محض بتوفیق الٰہی مخصوص واسطے برادران دینی مریدان ومسترشدان سلسلہ علیہ
قادریہ رزاقیہ نظامیہ شاکریہ نجاتیہ حاکمیہ کی بابت خیرخواہی عقبٰے کے بلا تعصب ونفسانیت
یہ نصیحت وہدایت لکھی راست براست بے کم وکاست ختم کرنے واسطے تاثیر وتوفیق
وارادۃ الطریق کے بحق خود واخوان دینی بارگاہ کبریائی مین داعی ومناجی ہے
اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا وَسَيِّدَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ التَّابِعِيْنَ بِرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَالْمُرِيْدِيْنَ
فِي السِّلْسِلَةِ الْحَقِيْقِيَّةِ وَالطَّرِيْقَةِ الْيَقِيْنِيَّةِ الْعَلِيَّةِ الْقَادِرِيَّةِ الرَّزَّاقِيَّةِ النِّظَامِيَّةِ
الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ هٰذِهِ السِّلْسِلَةِ الْعَلِيَّةِ وَيَبِيْعُوْ مُسْتَقْبِلًا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَاَقْدَامَهُمْ

علی الصراط المستقیم ونجنا وایاھم علی الالتفات الی المعاصی والمناھی وخلصنا وایاھم من الابتلاء بالمفاسد والملاھی وارنا وایاھم حقائق الاشیاء کما ھی بفضلک العمیم ووفقنا وایاھم بالاعمال الصالحۃ واعطنا وایاھم محبتک ومحبت رسولک واجعلنا وایاھم طریق السلوک الیک واحشرنا وایاھم فی زمرۃ عبادک الموحدین المتقین المفلحین وارزقنا وایاھم شفاعۃ الشافعین وادخلنا وایاھم فی شفاعۃ حبیبک محمد ن المجتبیٰ شفیع المذنبین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین ○ سید الانبیاء والمرسلین واسکنا وایاھم مع النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین ○ فی وسط الجنان یاذالبھا والامتنان والحمد للہ علی الاتمام والاختتام والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد سید الانام وعلی آلہ العظام واصحابہ الکرام ○

خاتمۃ الطبع بتوفیق اللہ الملک الوہاب کتاب لاجواب مشتمل بر نصائح وآداب مسمے بہ نصیحۃ المریدین فی آداب المرشدین مؤلفہ ابو الغناجناب مولوی حافظ محمد عبد المجید صاحب دام فیوضہ خلف باشرف عالم اجل فاضل اکمل مولانا ابو الحیا حافظ شاہ محمد عبد الحلیم مرحوم ومغفور فرنگی محل لکھنوی باہتمام خاکپائے فقرائے کرام وعلمائے عظام ابو الحسنات قطب الدین احمد عفی اللہ الصمد بار اول ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۸ ہجری مطابق ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۱ عیسوی

بمطبع نامی واقع لکھنؤ

طبع گردید